لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۰۳ (القرآن المجید)

جلد نمبر:۱	شمارہ نمبر:۶	ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ	جنوری ۲۰۱۷	صفحات:۸	قیمت:۵روپیہ	Price: Rs.5	Pages:8	January 2017	Vol No.1 Issue No.6	Malegaon

ہدہد اور قرآن

از: حافظ جلال الدین قاسمی

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ (۲۰) لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ (۲۱) فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ (۲۲) إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ (۲۳) وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ (۲۴) أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ (۲۵) اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (۲۶) قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (۲۷) اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ (۲۸)

سورۃ النمل:۲۷

ترجمہ : "سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا اور کہا کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ (۲۰) میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا ورنہ اسے میرے سامنے اپنی غیر حاضری کا ٹھوس ثبوت پیش کرنا ہوگا۔ "(۲۱) " تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہدہد نے آکر کہا میں ایسی معلومات لایا ہوں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں۔ میں سبا کے متعلق قابل یقین معلومات لے کر آیا ہوں۔ (۲۲) میں نے سبا میں ایک عورت دیکھی جو اس قوم کی حکمران ہے اس کو ہر طرح کا سروسامان دیا گیا ہے اس کا تخت بڑا عظیم الشان ہے۔ "(۲۳) " میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کے بجائے سورج کے سامنے سجدہ کرتی ہے شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال خوشنما بنا دیے اور انہیں ہدایت کے راستہ سے روک دیا۔ اس وجہ سے وہ سیدھا راستہ نہیں پاتے۔ "(۲۴) " یہ کہ نہیں وہ اللہ کو سجدہ کرتے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزیں نکالتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے جسے تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو۔ (۲۵) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ "(۲۶) " سلیمان نے کہا ابھی ہم دیکھ لیتے ہیں کہ تو نے سچ کہا ہے یا جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔ (۲۷) یہ میرا خط لے جا اور اسے ان لوگوں کی سامنے ڈال دے۔ پھر دور ہو کر دیکھ کہ وہ کیا رد عمل ظاہر کرتے ہیں۔ "(۲۸)

ہد ہد ایک خوبصورت پرندہ ہے۔ انگریزی زبان میں اسے hoopoe کہا جاتا ہے۔ اس کے سر پر تاج کی طرح ایک خوبصورت کلغی ہوتی ہے۔ اس کے پیر چھوٹے اور دُم مربع ہوتی ہے اور اس کی لمبائی تقریباً 31 سم ہوتی ہے۔ وہ کیڑے کھاتا ور دانے چگتا ہے۔ اس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ پانی کو انتہائی فاصلے سے بھی دیکھ لیتا ہے۔ زمین کے اندر پانی کہاں ہے جب وہ اسے محسوس کر لیتا ہے تب وہ اپنے پر پھڑ پھڑانے لگتا ہے۔ عربوں کے ہاں اس کی بصارت ضرب المثل ہے

، وہ کہتے ہیں "فلان ابصر من هدهد" یعنی وہ ہدہد سے زیادہ تیز بیں ہے۔ مادہ ہد ہد 12-15 دن انڈوں کو سیتی ہے پھر پھوڑتی ہے۔ اس دوران نر ہد ہد مادہ کو کھلاتا ہے اور بچوں کے انڈے سے نکلنے کے بعد انہیں کھلاتا ہے۔ انڈے سے نکلنے کے 26 سے 32 دن کے بعد بچے گھونسلہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر کوئی دشمن ان کے بچوں پر گھونسلے میں حملہ

کردے تو یہ کالے رنگ کے بدبودار تیل کی طرح ایک فوارہ چھوڑتا ہے جو اس کی دم کے قاعدے میں موجود ایک غدے gland میں ہوتا ہے۔سائنسدانوں نے ہدہد کی تین اصناف بتائی ہیں۔(1)اوراسی (2)افریقی اور(3) مدغشقری۔اس کا رنگ علاقوں کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔

سائنسدانوں نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ تمام پرندوں میں یہ سب سے زیادہ ایک دوسرے کا تعاون کرنے والے، آپس میں محبت کرنے والے ہوتے ہیں(خصوصاً دوسرے گھونسلے کے چوزوں سے)۔مذکورہ آیات پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سلیمان کے لشکر میں پرندوں کا بھی ایک دستہ ہوا کرتا تھا۔دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ سلیمان ایک بیدار مغز اور ایک مُدبِر فرماں روا ہونے کی وجہ سے اپنے لشکر کی کڑی نگرانی کیا کرتے تھے، تاکہ کوئی اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر نہ ہو اور فوجی نظم و ضبط میں کسی طریقے کا خلل پیدا نہ ہو۔چنانچہ جب آپ نے پرندوں کے دستے کا جائزہ لیا تو ہدہد کو غیر حاضر پایا۔ازراہِ حیرت آپ نے فرمایا کہ آج ہدہد نظر دکھائی نہیں دے رہا ہے۔وہ کہاں لاپتہ ہو گیا۔فوجی ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے کی کوئی معقول وجہ اگر نہیں بیان کی تو اسے اس جرم کے باعث عبرت ناک سزا دی جائے گی۔اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کی حالات کا جائزہ لیتا رہے، ایسا نہ ہو کہ اُس کی بے خبری میں طاقتور کمزوروں کے حقوق پامال کرتے رہیں۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ نے سلیمان کے لئے پرندوں کو بھی مسخر کر دیا تھا، وہ ان سے بھی کام لیتے تھے۔اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سلیمان پرندوں سے اور پرندے ان سے بات کرتے تھے۔یہ ہدہد پرندہ ہی ہے جس نے مملکتِ سبا کی دریافت کی۔

معجم البلدان میں ہے کہ شہرِ سبا، یمن کے دار السلطنت صَنعاء سے 3 دن کی مسافت پر ہے، جسے یَشجُب ابنِ یعرب ابنِ قحطان کے بیٹے سَبا کی اولاد وہاں آباد ہوئی، اسی لئے یہ علاقہ سَبا کہلایا۔ہدہد نے اپنی پرواز کے دوران وہاں ایک قوم کو دیکھا جو سورج کی پوجا کرتی تھی۔اس شرک جیسی منکر چیز کو بدلنے کے لئے اس نے آکر زبان سے سلیمان کو بتایا۔ہدہد کے بیان میں کئی مہارتیں اور انوکھی باتیں پائی جاتی ہیں جو ایک خطیب کے لئے قابلِ اتباع ہے۔جیسے جب وہ سلیمان سے بات کرتا ہے تو اِطناب کے بجائے ایجاز واختصار کو پیشِ نظر رکھتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ سلیمان ایک بادشاہ ہیں اور بادشاہوں کے پاس وقت کم ہوتا ہے کیونکہ ان کے اوقات مشاغل سے بھرے ہوتے ہیں، ان کے پاس تفصیلات اور جُزئیات کے سننے کا وقت نہیں ہوتا ہے۔لہٰذا ہدہد نے مسائل کے اُصولوں پر گفتگو مرکوز رکھی۔جُزئیات سے تعارض نہ کیا۔اس نے اپنی گفتگو کا آغاز ایک چونکا دینے والے نقطے سے کیا تاکہ سلیمان کی توجہ مکمل اس کی طرف مبذول ہو جائے۔ایک خطیب کے لئے اس میں ایک درس یہ ہے کہ وہ اپنی گفتگو کا آغاز اس طرح کرے کہ سامعین کی عقل کو اسیر کر لے تاکہ کلماتِ حق ان کے دلوں میں پوری طرح اُتر جائیں۔اور جب ہدہد نے ملکہ سبا اور اس کی قوم کا کُفر و شرک بیان کیا تو سلیمان سے یہ نہیں کہا کہ جائو اور اُنہیں توحید کا حکم دو بلکہ الایَسجدُ وا۔الخ سے مسئلے کا حل پیش کیا حکم نہیں دیا۔اس سے یہ درس بھی ملا کہ تجویز پیش کی جائے، اسے مخاطب پر لادا نہ جائے کیونکہ نفس انسانی اس سے بھاگتا ہے۔

ہدہد نے **رب العرش العظیم** کہا۔اللہ کی صفتِ عظمت کو اس نے اس وجہ سے اختیار کیا کہ سلیمان کو یاد دلائے کہ اللہ ان سے زیادہ عظیم ہے تاکہ سلیمان کا غصہ کم ہو جائے۔ہدہد نے اپنی اطلاع کو نَبَا (عظیم الشان خبر) کہا اور اس کی صفت یقین لایا۔اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ خبر واحد محتف بالقرائن مفید للعلم الیقینی ہے۔اس طریقہ کلام نے مخاطب کا دل خبر کو حاصل کرنے کے لئے خالی کر دیا اور اسے جاننے کا مکمل شوق پیدا کر دیا۔بلاغت کی اصطلاح میں اسے **براعۃ الاستھلال** کہتے ہیں۔ہدہد نے ملکہ سبا اور اس کی قوم کے شرک کو برا سمجھا۔اس سے معلوم ہوا کہ پوری کائنات کا عقیدہ توحید ہے۔اگر ایک چھوٹے سے پرندے کو بھی خطاب کے لئے کہا جائے تو اس کا خطاب مذمتِ شرک اور عظمتِ توحید پر ہو گا۔

ہدہد نے **أَحَطتُ** کہا جس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز پر حکم لگانے سے پہلے اس کے بارے میں پوری واقفیت حاصل کر لیں۔آج ہمارے یہاں سب سے بڑی آفت یہ ہے کہ بغیر کسی چیز کی مکمل واقفیت کے حکم لگا دیا جاتا ہے۔"ہمارے پاس فون آیا تھا، باوثوق ذرائع سے یہ بات معلوم ہوئی۔۔۔۔"اس طرح کے جملے بڑی بڑی خرابیوں کو جنم دیتے ہیں۔ہدہد سلیمان کے سامنے اس جرائت کے ساتھ کلام نہ کر پاتا اگر اس کے پاس علم کی قوت نہ ہوتی۔جس سے معلوم ہوا کہ علم صاحبِ علم کو بلند کرتا ہے۔اس سے شیعوں کا بھی رد ہو گیا کہ وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کے ائمہ پر کوئی چیز مخفی نہیں۔فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ۔الخ ہدہد کی غیر حاضری کی مدت کو مختصر کہا۔اس سے پتہ چلا کہ ہدہد بہت جلد ہی لوٹا کیونکہ وہ سلیمان سے ڈرنے کے ساتھ ساتھ ان کی عزت بھی کرتا تھا۔

ہمارے لئے درس یہ ہے کہ اکثر قائدین اپنے ماتحتوں کے بارے میں کچھ علم نہیں رکھتے۔اب اگر ماتحتوں کے دل میں ان کے لئے عزت نہ رہ جائے تو یہ قائدین خود اپنے آپ کو ملامت کریں لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ سے اشارہ ہے کہ مجرم کا جرم ثابت ہو جائے تو اس کو ضرور سزا دی جائے اسے معاشرے میں کھلا نہ چھوڑا جائے دوسرے جرم کی سنگینی کے لحاظ سے سزا دی جائے۔تیسرے ملزم کو اپنی صفائی میں بولنے کا پورا موقع دیا جائے۔بغیر جرم ثابت ہوئے اس کے بارے میں فیصلہ نافذ کر دینا حکمت کے خلاف ہے۔قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (27) اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ (28) مُتّہم (ملزِم) کا جرم جب تک ثابت نہ ہو جائے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ سنایا جائے۔اس سے ایک اہم بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اگر ملزم الزامات سے بری ہو جائے تو اس کے اوپر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ (ابی داؤد كِتَاب الْأَدَبِ) تحقيق الألباني: صحيح، الإرواء (2490)، الروض النضير (594)

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے چار جانداروں کے قتل سے منع فرمایا ہے، چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔

(ختم شد)

اداریہ

پبلک ہے، سب جانتی ہے!

چانکیہ نے کہا ہے، "راجہ کو اگر کوئی سندیش دینا ہے تو اعلیٰ ادھیکاری کو ڈنڈت کرے۔" جب تک سسٹم صحیح طریقے سے کام نہیں کرے گا کرپشن ختم نہیں ہوگا۔ اعلیٰ آفیسران کی عوام کی پریشانیوں سے غفلت اور ماتحت افسران کی لیپاپوتی انتہائی افسوسناک ہے۔ پولس محکمے میں دیکھا جاتا ہے کہ کسی غریب کو ایف آئی آر درج کرانے میں کتنے دھکے کھانے پڑتے ہیں! ایسا احساس ہو چلا ہے کہ دبنگوں کے سامنے سب بے بس ہیں۔ ایک فوجی کی بیٹی راشی کا واقعہ اس کی مثال ہے۔ پنیر سلون کے ایک قریبی کے پاس کروڑوں کی رقم برآمد کی جاتی ہے، عوام یہ جاننا چاہتی ہے کہ اس کے پاس یہ رقم کہاں سے آئی اور جنارڈھن ریڈی پر کوئی کاروائی ہو رہی ہے یا نہیں؟! رائے بریلی کی ایک عورت کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کا معاملہ میڈیا تک جا پہونچا ہے۔ اس کے اوپر تیزاب بھی پھینکا گیا۔ اس کے پیٹ پر راڈ سے حملہ کیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ عرصے تک مقامی تھانے کے ذمہ داران نے اس کی ایف آئی آر تک درج نہیں کی۔ بعد از خرابی بسیار درج بھی کی تو کوئی مثبت کاروائی نہیں ہو رہی ہے۔ عورت کا کہنا ہے کہ دبنگ اب تک دندناتے پھر رہے ہیں اور اسے دھمکیاں بھی مل رہی ہیں۔ بھرشٹاچار دیش کو دیمک کی طرح کھائے جا رہا ہے۔ جتنے بھی سیاسی لوگ اور سرکاری اہل کار ہیں ان کے اندر یہ احساس جگایا جائے کہ وہ جنتا کے حاکم نہیں، ان کے خدمتگار ہیں۔ میں ان سنتوں کے اس خیال سے متفق ہوں کہ سسٹم میں spirituality(روحانیت) بھی شامل کر لی جائے۔ اور ہمارے وزیرِ اعظم نریندر مودی صاحب کو قدیم اچھے حکمرانوں کی طرح بھیس بدل کر عوام کے حالات کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ تب وہ جَن نائِک بن سکتے ہیں۔ نیتاؤں کے پاس نامعلوم ذرائع سے آنے والے تمام پیسوں پر نگاہ رکھی جائے۔ تمام کے کھاتے public domain میں آنے چاہییں۔ مودی کے نوٹ بندی کے اقدام کو سبھی نے سراہا ہے۔ ہاں، یہ بات سبھی لوگ کہتے ہیں کہ تیاری میں تھوڑی سی کمی رہ گئی تھی۔ عوام کو بھی result-oriented ہونا چاہیے۔ وہ یہ جاننا چاہے گی کہ اس کی گاڑھی کمائی کا پیسہ کہاں جا رہا ہے؟ مانیٹرنگ کرنے والوں پر کڑی پابندی لگائی جائے۔ بینکوں کے ذمہ داران کی کسی معمولی لاپرواہی کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آکٹوپس کی طرح کرپشن چاروں طرف پنجے پھیلائے جا رہا ہے، اس پر قدغن نہ لگانا ہمارے دیش کے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ آج جنتا پیسوں کو لے کر بہت پریشان ہے۔ وہ یہ جاننا چاہتی ہے کہ ایسی صورت حال میں نیتاؤں کے پاس بے پناہ رقم کہاں سے آتی ہے؟ کیا بینک کے اعلیٰ افسران مودی کے اس عظیم الشان اقدام کی راہ میں روڑے تو نہیں اٹکا رہے ہیں؟

نکات قرآنی

شیطان کے راندہ درگاہ ہونے کے اسباب

از: حافظ جلال الدین قاسمی

(۱) آدم کے لئے سجدہ کرنے کے صریح حکم الٰہی سے منہ موڑ کر قیاس دوڑانے لگا: قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ (12) (سورۃ الأعراف:7) کہا اللہ نے کس چیز نے روکا تجھے کہ نہ تو سجدہ کرے جبکہ میں نے حکم دیا تجھے؟ اس نے کہا میں بہتر ہوں اس سے تو نے پیدا کیا مجھے آگ سے اور تو نے پیدا کیا اسے مٹی سے۔

(۲) نافرمانی کے بعد اللہ کی جناب میں اعتراض لایا: قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا (62) (سورۃ الإسراء:17) کہنے لگا کہ دیکھ تو یہی وہ ہے جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک کی مہلت دے تو میں تھوڑے سے شخصوں کے سوا اس کی (تمام) اولاد کی جڑ کاٹتا رہوں گا۔ یعنی مجھے آگاہ کر دے کہ آخر تو نے کیوں آدم کو میرے اوپر فضیلت و برتری دی۔

(۳) تکبر (اپنے تئیں بڑا بننا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا): قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ (76) (سورۃ ص:38) بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں (کہ) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا

(۴) سجدے سے انکار (اللہ کے حکم کی صریح مخالفت، غلطی کی بناء پر نہیں سرکشی کی بناء پر): وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (34) (سورۃ البقرۃ:2) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔

گوشۂ ادب

نسخہ سکون

از: حافظ جلال الدین قاسمی

غرقِ وحدت باش اگر آسودہ خواہی زیستن
ماہیاں را ہر چہ باشد غیرِ دریا آتش است

ترجمہ: اگر تو سکون کی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو وحدت میں غرق ہو جا کیونکہ مچھلیوں کے لئے پانی کے سوا ہر چیز آگ کا حکم رکھتی ہے۔

اس شعر میں مرزا عبدالقادر بیدل نے انسان کو عقیدہ توحید پر سختی سے کاربند رہنے کی تلقین کی ہے کہ انسان کو چاہیے کہ اسی وحدہٗ لاشریک سے لو لگائے رہے۔ اگر ماسوی اللہ کی طرف رغبت کرے گا تو یہ اس کے لئے آگ پر لوٹنے کے برابر ہو گی یعنی ہر چیز اس کو سخت تکلیف دے گی۔ جس طرح مچھلی صرف پانی کو اپنا سب کچھ سمجھتی ہے اور جب تک اس کا محبوب پانی اس کے پاس رہتا ہے اور وہ اس مین غرق رہتی ہے تو سکون واطمینان کی زندگی گزارتی ہے۔ اسے باہر نکال لیا جائے تو مر جائے گی۔ یعنی پانی کے سوا مچھلی کے لئے دنیا کی ساری چیزیں بے سود ہوتی ہیں۔ پانی کے علاوہ دنیا کی کوئی بھی چیز اس کی بقائے حیات کا سامان فراہم نہیں کر سکتی۔ اسی طرح جس دل کے اندر توحی جاں گزیں ہو وہ دنیا کی کسی بڑی سے بڑی چیز کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ بقولِ سیماب اکبر آبادی

لگائے بیٹھے ہیں اک شمعِ لاشریک سے لو
ہماری بزم میں پروانہ باریاب نہیں

(۱) دل نثارِ مصطفیٰ جاں پائے مالِ مصطفیٰ
یہ اویسِ مصطفیٰ ہے وہ بلالِ مصطفیٰ ہے
(اصغر گونڈوی)

(۲) اب تو یہ تمنا ہے کسی کو بھی نہ دیکھوں
صورت جو دکھادی ہے تو لے جائو نظر بھی

(۳) فتنہ سامانیوں کی خو نہ کرے
مختصر یہ کہ آرزو نہ کرے

منتخب اشعار

(۱) تو پائے تکبر پہ کھڑا ایک شجر ہے
میں لغزشِ آدم سے جڑی سہمی ہوا ہوں
(مقیم اثر بیاولی)

(۲) شیشہ ہوں اگر میں تو کوئی سنگ اُچھالو
پتھر ہوں تو کیوں وقت کے آزر سے چھپا ہوں

عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ (ترمذی كِتَاب الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

سیرتِ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

از: حافظ جلال الدین قاسمی

ام سلمہ سے روایت ہے، فتح کے سال نبی ﷺ نے فاطمہ کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ رو پڑیں۔ پھر دوبارہ ان کے کان میں کچھ کہا تو ہنس پڑیں۔ انہوں نے بتایا کہ آپ نے مجھے خبر دی کہ آپ اس دنیا سے جانے والے ہیں تو میں رو پڑی۔ پھر آپ نے مجھے بتایا کہ میں تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں سوائے مریم بنت عمران کے تو میں ہنس پڑی

أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ (النسائي كِتَاب الْجَنَائِزِ)

اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ثابت، انس (رض) سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وفات ہوگئی تو حضرت فاطمہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وفات پر رونے لگ گئیں اور عرض کرنے لگیں کہ اے میرے والد تم اپنے پروردگار کے نزدیک آگئے اے میرے والد ماجد! میں تمہاری وفات کی خبر حضرت جبرائیل تک پہنچاتی ہوں اے میرے والد! تمہارا مقام جنت ہے۔

حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا (مسلم كِتَاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ)

ابو معمر، اسماعیل بن ابراہیم، ہذلی سفیان، عمرو ابن ابی ملیکہ حضرت مسورہ بن مخرمہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا فاطمہ (رض) میرا ٹکڑا ہے مجھے تکلیف دیتی ہے وہ چیز کہ جو اسے تکلیف دیتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَمَّا حَيْثُ بَكَيْتُ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ فَضَحِكْتُ (مُسْنَدُ احمد)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول ﷺ مرض الموت میں مبتلاء ہوئے تو اپنی بیٹی فاطمہ کو بلایا اور ان کے کان مین چپکے سے کچھ کہا۔ تو وہ رونے لگیں، پھر ان کے کان مین چپکے سے کچھ کہا تو ہنسنے لگیں۔ تو میں نے فاطمہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مین اس وجہ سے روئی کیونکہ نبی نے خبر دی کہ آپ ﷺ اس دنیا سے جانے والے ہیں۔ پھر مجھے یہ بتایا کہ سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

عن عائشة. أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: »ما رأيت أحدا أشبه سمتا (1) ودلا (2) وهديا (3) برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في قيامها وقعودها «قالت: »وكانت إذا دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم قام إليها فقبلها وأجلسها في مجلسه، وكان النبي صلى الله عليه وسلم إذا دخل عليها قامت من مجلسها فقبلته وأجلسته في مجلسها « كتاب الأدب) (المستدرك على الصحيحين للحاكم

ام المومنین حضرت عائشہ (رض) سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عادات چال چلن خصلتوں اور اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہ بنت محمد سے آپ سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔ جب حضرت فاطمہ آتیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہو جاتے ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب نبی ﷺ بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی اپنی جگہ کھڑی ہو جاتی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بوسہ لیتیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا (كِتَاب الْحُدُودِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (ترمذی

حضرت عائشہ (رض) سے روایت ہے کہ قریش قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت کے چوری کرنے پر رنجیدہ ہوگئے اور کہنے لگے کون رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کی سفارش کر سکتا ہے۔ سب نے کہا اسامہ بن زید کے سوا کون جرأت کر سکتا ہے پس حضرت اسامہ نے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بات کی تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اللہ کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

سارقہ مخزومیہ عورت کے بارے میں فاطمہ کی مثال دی۔ ایک وجہ تو یہ کہ اس عورت کا نام بھی فاطمہ تھا۔ دوسری وجہ یہ کہ فاطمہ میرے نزدیک سب سے محبوب ہیں، مگر حدود اللہ میں میں ان کی بھی رعایت نہیں کرتا، کیونکہ مجھے سب سے زیادہ اللہ سے محبت ہے۔۔۔۔ (صفحہ ۵ پر جاری)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام وَا كَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهْ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهْ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهْ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ (بخاری كِتَاب الْمَغَازِي)

حضرت انس (رض) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرض کی زیادتی سے بیہوش ہو گئے حضرت فاطمہ (رض) نے روتے ہوئے کہا افسوس میرے والد کو بہت تکلیف ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: آج کے بعد پھر نہیں ہوگی، پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو حضرت فاطمہ (رض) یہ کہہ کر روئیں کہ اے میرے والد، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اللہ نے قبول کر لیا ہے، اے میرے والد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مقام جنت الفردوس ہے، ہائے میرے اباجان میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وفات کی خبر جبرائیل کو سناتی ہوں، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دفن کیا جا چکا تو حضرت فاطمہ (رض) نے انس (رض) سے کہا تم لوگوں نے کیسے گوارہ کر لیا کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مٹی میں چھپا دو۔

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتَّى نُدْخِلَهَا عَلَى عَلِيٍّ فَعَمَدْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَفَرَشْنَاهُ تُرَابًا لَيِّنًا مِنْ أَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَتَيْنِ لِيفًا فَنَفَشْنَاهُ بِأَيْدِينَا ثُمَّ أَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَعَمَدْنَا إِلَى عُودٍ فَعَرَضْنَاهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقَى عَلَيْهِ الثَّوْبُ وَيُعَلَّقَ عَلَيْهِ السِّقَاءُ فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا أَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ (ابن ماجه كِتَاب النِّكَاحِ)

حضرت عائشہ اور ام سلمہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم نے ہمیں حکم دیا کہ حضرت فاطمہ کو تیار کر کے حضرت علی کے پاس بھیجیں ہم کمرہ میں گئیں اور بطحا کے اطراف کی نرم مٹی اس میں بچھائی پھر دو تکیوں میں کھجور کی چھال بھری۔ پھر ہاتھوں سے ہی اس کی دھنائی کی۔ پھر ہم نے لوگوں کو چھوہارے اور کشمش کھلائی، شیریں پانی پلایا اور ایک لکڑی کمرہ کے کونے میں کپڑے اور مشکیزہ لٹکانے کے لئے لگائی اور ہم نے فاطمہ کی شادی سے اچھی شادی نہیں دیکھی۔

نبی ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں۔ پہلی زینب، دوسری رقیہ، تیسری اُم کلثوم، سب سے چھوٹی اور آخری فاطمہ تھیں۔ قُسطلانی نے المواھب اللدنیہ میں لکھاہے کہ "فَطَمَ" معنی چھوڑ دینا، یعنی دنیا کو چھوڑ کر اللہ کی ہو رہیں۔ پیدائش فاطمہ قبل المبعث بقلیل (بعثت سے کچھ پہلے) ہوئی۔ امام ذھبی نے لکھاہے کہ شادی ذیقعدہ سن دو ھجری بعد وقعۂ بدر (جنگ بدر کے بعد) ہوئی پندرہ کی عمر میں ہوئی، سولہ، اٹھارہ اور اکیس کے بھی اقوال ہیں۔ رُخصتی نکاح کے تقریباً چار ماہ یا چھ ماہ بعد ہوئی۔ اُن کی موجودگی میں علی نے کوئی شادی نہیں کی۔ ابن عبدِ البَرّ نے لکھا کہ رُخصتی اُحد کے بعد ہوئی۔ علی نے اپنی زرہ چار سو درہم (دور نبوی کے ایک درہم کی مقدار 2.975 گرام چاندی کے برابر ہے۔ اس طرح بارہ اوقیہ کے حساب سے مہر فاطمی 1428 گرام چاندی یا ساڑھے بارہ اوقیہ کے حساب سے 1487.5 گرام چاندی جو بالترتیب 1.428 کلو گرام چاندی یا 1.4875 کلو گرام چاندی کے برابر بنتا ہے۔) میں بیچ دی اور مہر فاطمہ چار سو مثقال چاندی (دور نبوی میں ایک مثقال، ایک دینار کے برابر قرار دیا گیا تھا، جس کی مقدار 4.25 گرام کے برابر ہے۔ اس طرح مہر فاطمی چار سو (400) مثقال چاندی کے حساب سے 1700 گرام یعنی 1.7 کلو گرام چاندی کے برابر بنتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہر فاطمی ایک (1) کلو گرام چاندی سے کچھ زیادہ تھا۔ لہٰذا معلوم ہوا ایک (1) اوقیہ چالیس (40) درہم کا ہے، اس طرح بارہ اوقیہ چار سو اسّی (480) درہم اور ساڑھے بارہ اوقیہ پانچ سو (500) درہم کے برابر ہوئے) تھی۔ نبی ﷺ کے انتقال کے چھ ماہ بعد بیمار ہوئیں۔ تین رَمضان سن گیارہ ہجری کی منگل کی شب اٹھائیس یا اُنیتّس برس کی عمر میں اِنتقال کیا۔ فاطمہ نے وصیت کی کہ بعد از وفات ابو بکر کی بیوی اسماء بنت عُمیس مجھے غسل دیں اور علی اُن کے معاون ہوں۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ قبر میں علی، عباس اور فضل اُترے۔ نمازِ جنازہ کے لئے ابو بکر نے علی سے کہا کہ تم پڑھائو، مگر علی نے کہا کہ خلیفہ رسول کی موجودگی میں میں پیش قدمی نہیں کر سکتا۔ بعض کے نزدیک جیسے امام بخاری، نمازِ جنازہ علی نے پڑھائی۔

عن حماد عن إبراهيم قال: صلى أبو بكر الصديق على فاطمة بنت رسول الله، صلى الله عليه وسلم، فكبر عليها أربعا. (الطبقات الكبرى لابن سعد)

حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق نے فاطمہ بنت رسول کی نمازِ جنازہ چار تکبیروں سے پڑھائی۔

فاطمہ (رض) پر سوکن لانے کی تحریم

یہ نبی کی بیٹیوں کی خصوصیت ہے۔ اللہ نے فرمایا وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا (53) سورة الأحزاب

ترجمہ: اور تمہارے لئے یہ زیبا نہیں کہ اللہ تعالٰی کے پیغمبر کو تکلیف پہنچائو اور نہ یہ کہ اس کے پیچھے اس کی عورتوں سے کبھی نکاح کرو خدا تعالٰی کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے

افضلیۃ النساء

افضلیت کے بارے میں مختلف جہات کا اعتبار کیا جائے۔ یعنی ہر خاتون کو اس کی خاص جہت سے دوسرے سے ممتاز ٹھہرایا جائے۔ عروہ نے کہا کہ مریم اپنے جہان میں سب سے بہتر ہیں۔ اسی طرح آسیہ بنت مزاحم اپنے دور کی عورتوں میں سب سے بہتر ہیں۔ نیز پہلی کنواری ہو کر آزمائش میں مبتلاء کی گئیں اور دوسری شادی شُدہ ہو کر۔ اسلام میں مشکل ترین مراحل میں امتیازی خدمات کے لئے تمام عورتوں میں افضل خدیجہ ہیں۔ اور دینی علوم میں مہارت اور اِفادہ کے اعتبار سے سب سے ممتاز حضرتِ عائشہ ہیں۔ اور شرافتِ اصل و نسل اور شرَفِ سیادت کے اعتبار سے سب سے **افضل فاطمہ ہیں۔**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنْ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

(مسلم كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ)

دعاء استفتاح (ثناء) کی شرح

از: حافظ جلال الدین قاسمی

حضرت ابوہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب نماز کی تکبیر کہتے تو قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے ہیں تو اس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا پڑھتے ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا پڑھتا ہوں۔۔۔۔

(اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنْ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ) اے اللہ میرے اور گناہوں کے درمیان اس قدر دوری کردے کہ جس قدر تونے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح صاف فرمادے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور پانی اور اولوں کے ساتھ دھودے۔

مذکورہ بالا دعاء نماز میں تکبیرِ تحریمہ اور سورہ فاتحہ کے درمیان چپکے چپکے پڑھی جاتی ہے۔اس دعاء کا سیکھنا ہر مرد و عورت کے لئے ضروری ہے، تاکہ نماز سنت کے مطابق ادا ہو سکے۔اس دعاء سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ دین و دنیا کا ہر سوال اللہ سے ہی کرنا چاہیے نہ کہ غیر اللہ سے۔اس پر اللّٰھُمَّ کا لفظ دلالت کر رہا ہے۔دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر انسان خطاکار ہے (انبیاء معصوم ہیں)۔انسان سے خطا ہو ہی جاتی ہے۔خطا کا صدور اگر ہو جائے تو انسان کو فوراً اللہ کی طرف رجوع کر کے اس گناہ کی معافی مانگنی چاہیے۔تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ گناہوں کو اللہ ہی بخشتا ہے کوئی اور نہیں۔دعاء میں تین لفظ ارشاد فرمائے گئے، ایک بَاعِدْ، دوسرا نَقِّنِي، تیسرا اغْسِلْنِي، جس میں اشارہ ہے کہ بندہ یہ کہتا ہے کہ اے اللہ ماضی میں جو گناہ مجھ سے ہو گئے انہیں معاف کر دے۔اور زمانہ حال مین جو گناہ مجھ سے صادر ہو جائیں ان کو بھی معاف کر دے۔اور زمانہ آئندہ میں جو گناہ مجھ سے صادر ہونگے انہیں بھی معاف کر دینا۔ایک نکتہ یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ گندگی کی قبیل سے ہے کہ جس طرح گندگی سے کپڑا گندہ اور میلا ہو جاتا ہے اسی طرح گناہوں سے روح میلی اور گندی ہو جاتی ہے۔دوسرا اہم نکتہ یہ معلوم ہوا کہ گناہ دوزخ کا سبب ہوتے ہیں۔اور دوزخ میں آگ ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے اور جس قدر پانی خنک اور سرد ہوگا اسی قدر جلد آگ بجھے گی۔اسی لئے پہلے پانی کا ذکر کیا گیا جو ٹھنڈا ہوتا ہے اس کے بعد برف کا ذکر کیا گیا جو پانی سے زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے اس کے بعد اولے کا ذکر کیا گیا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔تیسرا اہم نکتہ یہ معلوم ہوا کہ گناہوں کا مزاج گرم ہے۔کیا ہم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی گناہ کرتا ہے تو پسینے پسینے ہو جاتا ہے۔یہ دُعاءِ استفتاح، تمام استفتاح کی دُعاؤں میں بہت صحیح، قوی اور کثیرُ العمل ہے۔تمام محدثین کا اسی پر عمل ہے۔

اللہ کا وجود

از: حافظ جلال الدین قاسمی

اگر تم کسی نئے شہر سے گزرو اور دیکھو کہ ہر کام نہایت محنت اور مشقت سے لوگ کرتے ہیں اور ہر کاریگر زبردستی آتا اور زبردستی جاتا ہے۔کوئی اس شہر کا دائمی باشندہ نہیں۔تو کیا تمہیں یہ خیال پیدا نہیں ہوگا کہ یہ شہر ضرور کسی کے تصرف میں ہے۔جو ان لوگوں کو یہاں برابر بھیجتا اور بلاتا رہتا ہے۔یہی مثال زمین پر بسنے والے انسانوں کی ہے جو بظاہر مختار اور متحرک بالارادہ ہیں اور جن میں اس بات کی علامت پائی جاتی ہے کہ یہ کسی دنیاوی حاکم کے زیرِ فرماں نہیں۔تو انہیں کیونکر کسی حاکم کے ماتحت نہ سمجھا جائے۔

دہری کو یہ کہتے سنا کہ کچھ بھی قدیم نہیں، زمانہ کی گردش میں صبح و شام، رات و دن، گرمی و سردی، موت اور زندگی یکے بعد دیگرے چکر لگاتی رہتی ہیں۔اور چرخہ یونہی چلتا آیا ہے اور چلتا جائے گا۔اسی کو چاہو باقی کہو اور چاہو تو فانی کہو۔کاش دہری کی عقل اس گردشِ کون وفساد کو دیکھ کر چکرا نہ جاتی اور اس کا پائے فہم لڑکھڑا نہ جاتا تو زانوئے فکر پر سر رکھتا اور سوچتا کہ یہ کیا راز ہے کہ جو چیز اپنے تیئں فنا سے بچا نہ سکی وہ فنا ہو کر کیونکر آ سکی۔ذرا سا تخم سڑ کر تناور درخت بن گیا اور ایک تخم نے لاکھوں درخت بنا دئے۔ایک دانہ بے حقیقت کہ جس کو جہاں چاہو پھینک دو اور جب چاہو برباد کر دو یہ پیوند خاک ہو کر پہلے تو فنا ہو گیا اور پھر کیا سے کیا ہو گیا۔خود اپنے ہی آغاز و انجام کو دیکھتا کہ کیسا بے نام و نشان تھا اور کیا ہو گیا۔۔۔۔

THINKING CAP ہوشیار باش!

☆حملہ آور دشمن سے زیادہ خوشامدی دوست سے ڈرنا چاہئے۔
☆صاف گوئی سے نقصان بہت تھوڑا ہوتا ہے، مگر فائدہ بہت ہے۔
☆کامیابی کا راز ہر طرح کے حالات کیلئے تیار رہنا ہے۔
☆جس کام کو پورا کرنے کی طاقت نہ ہو، اسے اپنے ذمہ نہ لو۔
☆ذرا سی غفلت مستقبل کو تاریک بنا سکتی ہے۔
☆عقل کی چابی سے علم کا دروازہ کھلتا ہے۔
☆جو اپنی قسمت پر خوش ہے، دراصل وہی خوش قسمت ہیں۔
☆غلط خیالات و نظریات برے اعمال کا سبب بنتے ہیں۔
☆ کبھی کبھی ہماری قسمت کا فیصلہ ہماری زبان کرتی ہے۔
☆ زندگی کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ ہم سے صرف ایک بار روٹھتی ہے
☆کچھ لوگ خطوں کی طرح ہوتے ہیں کہ جنہیں بار بار پڑھ کر بھی دل نہیں بھرتا۔
☆کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں کہ جو اگر ساتھ ہوں تو اندھیروں میں بھی منزلیں مل جاتی ہیں۔
☆کچھ لوگ گھر کی طرح ہوتے ہیں وہ چاہے کتنا بھی دور کیوں نہ ہوں دل ان کی روح میں سمٹ جانے کو بے چین رہتا ہے۔
☆سنجیدہ بنو لیکن تلخ مزاج نہیں، بہادر بنو مگر جلد باز نہیں ۔
☆پیار ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے آگے ہر دیوار ٹکڑے ہو جاتی ہے
☆پرانا تجربہ نئی تعمیر کی بنیاد ہوتا ہے۔

THINKING CAP

از : ابو عبیدہ جلال الدین القاسمی (انگلش لیکچرر آر ایم پٹیل اردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج)

Purple Tea

گرین ٹی (چائے) کے بارے میں سب ہی جانتے ہیں اور اکثر خواتین وزن کم کرنے کے لئے دن میں کئی بار گرین ٹی پیتی بھی ہیں ، لیکن اب ہم آپ کو بتارہے ہیں کہ گرین ٹی کا زمانہ ہوگیا پرانا، اب بات ہوگی تو صرف "پرپل ٹی" کی اور آپ بجائے گرین ٹی پینے کے، مستقبل میں پرپل ٹی پیتی دکھائی دیں گی۔ پرپل ٹی اس وقت صرف کینیا ہی میں پائی جاتی ہے جس کا ذائقہ قدرے میٹھا اور خوشبو ہلکی ہوتی ہے۔ اب ذہن میں سوال یہ تو آہی رہا ہوگا کہ آخر پرپل ٹی کی خاصیت کیا ہے؟ تو آپ یہ جان لیں یہ صحت کے لئے نہایت مفید ہے۔ رنگ دیکھنے میں بھی اچھا لگنے کے ساتھ ساتھ اس میں "اینتھوسائنن "Anthocyanin" نامی ایک صحت مند جز پایا جاتا ہے، جو دل کی بیماریوں سے محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ انڈیا کے ٹوکلائی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹر باروا کے مطابق پرپل ٹی میں بھاری مقدار میں اینٹی اوکسیڈنٹس پائے جاتے ہیں، جو نا صرف کینسر اور کولیسٹرول کو بڑھنے سے روکنے میں مددگار ہوتے ہیں، بلکہ خون میں موجود شوگر کی سطح کو بھی نارمل رکھنے میں اہم کردار نبھاتے ہیں۔ اس چائے میں کیفین کی مقدار کم ہوتی ہے اور دیگر عام چائے میں کیفین کی نسبت اس کا ذائقہ زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ فی الحال یہ نادر چائے کینیا میں پائی جاتی ہے لیکن انڈیا کے شہر آسام میں پرپل ٹی کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ ہندوستان بھی جلد اس پرپل ٹی کو ایکسپورٹ کرنے کے قابل ہوجائے گا۔ ہوسکتا ہے کہ جلد ہی اب آپ کے ناشتے کی ٹیبل پر بھی پرپل ٹی دیکھنے کو مل جائے۔۔۔۔۔

گنے کی کاشت کی ابتدا کب ہوئی؟

بچو! جنوبی بحرالکاہل کے جزائر پر آباد لوگوں نے اب سے تقریباً آٹھ ہزار سال قبل گنے (Sugar Cane) کی باقاعدہ کاشت کا آغاز کیا تھا۔ قدیم زمانے میں بھی شکر کے حصول کیلئے اس پودے کی وسیع پیمانے پر کاشت کی جاتی تھی۔ شکر کی کئی اقسام ہیں۔ البتہ جب بھی لوگ شکر یا چینی کی بات کرتے ہیں تو ان کا عمومی مطلب ہوتا ہے سکروز (Sucrose) سکروز وہ شکر ہے جو گنے سے حاصل کی جاتی ہے۔ گنا دراصل ایک قسم کی گھاس ہے جس کا پودا عام گھاس کی بہ نسبت لمبا اور مضبوط ہوتا ہے۔ یہ حاری اور نیم حاری ممالک میں اگتا ہے۔ گنے کے پودے کا مضبوط اور موٹا تنا میٹھے رس سے بھرا ہوتا ہے۔ اس رس یا شیرے سے جسے "راب" کہا جاتا ہے شکر، گڑ اور چینی تیار کئے جاتے ہیں۔ رس نکال لینے کے بعد گنے کے پھوک اور باقیات کو ایندھن کے طور پر جلانے اور بجلی کی پیداوار کے علاوہ دیگر کئی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ فرکٹوز (Fructose) چینی کی وہ قسم ہے جو تقریباً تمام پھلوں اور سبزیوں سے تیار کی جاتی ہے۔ فرکٹوز سکروز کی نسبت دگنی میٹھی ہوتی ہے۔ فرکٹوز کو جلیٹین، جیلی، مشروبات اور سیرپ وغیرہ کو میٹھا کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ شہد میں بھی فرکٹوز کی بھاری مقدار موجود ہوتی ہے۔۔۔۔۔

انار کھائیے' بیماریاں بھگائیے

شیریں انار کا پانی ایک بوتل میں بھر کر دھوپ میں رکھیں جب وہ گاڑھا ہو جائے تو اسے آنکھوں پر لگایا جائے۔ اس سے آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہوگا۔ بصارت قوی ہوگی یہ جتنا پرانا ہوگا اتنا ہی مفید ہوگا۔ ایک انار اور سو بیمار کا محاورہ آپ نے ضرور سنا ہوگا۔ یہ صرف ایک محاورہ نہیں بلکہ اپنے اندر شفائی' غذائی اور دوائی کی ایک سو سے زیادہ بیماریوں کے علاج معالجہ اور صحت و تندرستی کی خوبیاں رکھتا ہے۔ انار کے شیریں انار کے پتوں کو سائے میں خشک کر کے شہد ملا کر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں نزلہ بخار کو فائدہ ہوگا۔ نارترش کا پانی کان میں ٹپکانے سے کان کا درد رفع ہوتا ہے۔ اگر اس میں تھوڑا سا شہد ملا کر ڈالیں تو زیادہ مفید ہے۔ امراض ناک اگر ناک کے اندر پھنسیاں ہوں تو انار شیریں کا پانی ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

دنیا میں عام پایا جانے والا پرندہ کونسا ہے

دنیا میں پرندے تو بے شمار اقسام کے ہیں، ان میں کچھ پرندے تو ایسے ہیں جو شہروں میں آزادی سے اڑتے پھرتے ہیں جیسے طوطے، چڑیاں، کبوتر اور چیل، کوے وغیرہ، ان تمام پرندوں میں کوا واحد پرندہ ہے جو تقریباً ہر ملک اور ہر جگہ موجود ہوتا ہے، اس کے علاوہ کوؤں کی تعداد بھی دوسرے پرندوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے عام طور پر ہر وقت اور ہر جگہ نظر آتا ہے۔ کوؤں کی بے شمار اقسام ہیں لیکن تمام اقسام ایک دوسرے سے بے حد مشابہہ ہوتی ہیں۔ پاکستان میں جو کوے پائے جاتے ہیں وہ JACKDAW قسم کے ہیں۔ یہ کوؤں کی ایک خاص قسم ہے۔ یہ کوا گہری سرمئی یا سیاہی ائل رنگت کا حامل ہوتا ہے۔ جس کی گردن کے پر ہلکے سرمئی ہوتے ہیں۔ کوؤں کی ایک جنگلی قسم ہوتی ہے۔ جنگلی کوا جسامت میں عام کوے سے بڑا ہوتا ہے۔

کوا خاصا عقلمند پرندہ ہے۔ کہانی " پیاسا کوا" آج بھی دنیا بھر میں پڑھی جاتی ہے، علاوہ ازیں یہ طوطے کی آوازوں کی نقالی بھی کرسکتا ہے۔ مشرقی ایشیا میں اسے خوش قسمتی کی علامت سمجھا اور گھر میں پالا جاتا ہے۔ پاکستان کے دیہی علاقوں میں منڈیر پر بیٹھے کوے کی "کائیں کائیں" کو مہمان کی آمد کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔

کوا گوشت، بیج، انسانوں کی بچی کچھی خوراک اور دیگر چھوٹے پرندوں کے انڈے کھا کر گزارا کرتا ہے۔ یہ فصلوں خصوصاً چاول کی فصل کو خاصا نقصان پہنچاتا ہے۔ اس لیے کسان کوؤں وغیرہ کو ڈرانے کے لیے کھیتوں میں ایک پتلا کھڑا کردیتے ہیں جسے " بجھ کاگ" یا SCARE "CROW" کہتے ہیں۔ کوے کے بعد پاکستان میں چڑیاں کثیر تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ انہیں سندھی چڑیا (SIND SPARROW) کہتے ہیں۔ سندھی چڑیا صوبہ سندھ میں زیادہ پائی جاتی ہیں اس لیے انہیں سندھی چڑیا کہا جاتا ہے۔ سندھ کے علاوہ ایران اور بھارت میں بھی عام طور پر پائی جاتی ہیں، یہ عموماً لمبی گھاس اور جھاڑیوں میں رہتی ہیں۔۔۔۔

ایٹہ (یوپی) میں ایک دلدوز حادثہ

ایٹہ، 19 جنوری : صبح 10 بجے ایک اسکول بس ریت سے بھرے ایک ٹرک سے ٹکرا گئی جس میں 28 بچوں کی موت ہو گئی اور 40 لڑکے شدید طور پر زخمی ہو گئے جنھیں ایٹہ اور علی گڑھ کے اسپتالوں میں بھرتی کرادیا گیا ہے۔ یہ حادثہ اسد پورہ گاؤں کے پاس ہوا۔ وجہ بتائی جاتی ہے کہ اسکول بس کا ڈرائیور کہرے کی وجہ سے سامنے کھڑے ٹرک کو نہیں دیکھ سکا۔ اسکول بس کے تصادم سے اسکول بس کے پرخچے اُڑ گئے۔ جگہ ہی پر ڈرائیور کی موت ہو گئی اور 28 گھروں کے چراغ بجھ گئے۔ حالانکہ ڈی ایم کا فرمان یہ تھا کہ 20 جنوری تک اسکول بند رکھے جائیں۔ اس کے باوجود نجانے کیوں اسکول انتظامیہ نے اس حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اس اسکول کی منظوری رد کر دی گئی ہے۔ اس حادثے پر وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے شدید دکھ کا اظہار کیا ہے۔

ایئر بس بنارہی ہے اڑنے والی کار

طیارہ ساز کمپنی ایئر بس (Airbus) اس سال اڑنے والی کار کا تجربہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ طیارہ ساز کمپنی کے سربراہ نے کہا ہے کہ یہ کار خود کار نظام کے تحت پرواز کرے گی اور لوگوں کو سڑکوں پر ٹریفک کے مسائل سے نجات دلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کے آخر تک ہم ایک ایسی کار پیش کر دیں گے جسے انفرادی فضائی سفر کے لیے استعمال کیا جاسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں آلودگی کے مسئلے کا احساس ہے اور ہم اس مقصد کے لیے شفاف اور ماحول دوست ٹیکنالوجی استعمال میں لائیں گے۔ کمپنی کا مقصد ایک ایسی اڑنے والی کار تیار کرنا تھا، جسے لوگ سیل فون کے ایک ایپ App کے ذریعے ٹیکسی کے طور پر طلب کر سکیں اور گنجان شہری علاقوں میں کم سے کم وقت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ کا سفر کر سکیں۔

گرم کنڈہ (آندھرا پردیش) کی ایک عظیم خبر

ضلع چتور، آندھرا پردیش میں گرم کنڈہ ایک منڈل ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً دس ہزار ہے۔ ان میں دو سو اہل حدیث ہیں بقیہ دوسرے مسلک کے لوگ ہیں۔ 2014 میں اہل حدیثوں میں سے 6 آدمیوں نے مل کر ایک ٹرسٹ کھولا۔ جس کے ذریعے وہ غریبوں، یتیموں و مسکینوں کی مدد کرتے رہے۔ خلیل بیگ نامی ایک اہل حدیث نے 2015 میں اپنی ایک بلڈنگ اہل حدیث ٹرسٹ کو دے دی۔ ٹرسٹ نے یہ طے کیا کہ چونکہ اہل حدیثوں کی کوئی مسجد نہیں ہے تو کیوں نہ اسی بلڈنگ میں نماز کی ادائیگی کی جائے۔ اپریل 2016 سے نماز شروع کی گئی۔ دوسرے مسالک کے لوگوں کے اکسانے پر سب کلکٹر نے کہا کہ یہ مسجد ہے اسے بند کر دیا جائے۔ اہل حدیثوں نے کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ یہ مقدمہ چلتا رہا۔ بلاآخر 19 جنوری 2017 کو اہل حدیثوں کے حق میں فیصلہ سنا دیا گیا۔

انتخابِ نو، جمعیت اہلِ حدیث، مالیگاؤں (مہاراشٹر)

مالیگاؤں : 1 دسمبر 2016 کو یہ انتخاب عمل میں آیا۔ امیر شہری جمعیت جناب شکیل احمد صاحب فیضی، نائب امیر حافظ عنایت اللہ محمدی اور ناظم شہری جمعیت حافظ سلطان سیف محمدی، نائب ناظم جناب ایاز ماسٹر، نائب ناظم دوم جناب عبدالماجد محمدی، اسی طرح ڈاکٹر سعید احمد فیضی، صوبائی جمعیت اہل حدیث کے امیر منتخب کئے گئے۔ نائب امیر اول شکیل احمد فیضی، نائب امیر دوم عبدالوکیل پرویز ناگپور، نائب امیر سوم مولانا یوسف محمدی، ناندیڑ، ناظم صوبائی جمعیت مولانا فضل الرحمٰن محمدی، نائب ناظم اول مولانا رضوان احمد سلفی احمد نگر، نائب ناظم دوم مولانا عطاء اللہ محمدی، آکوٹ، نائب ناظم سوم عبداللہ تسلیم، اورنگ آباد منتخب کئے گئے۔ اور مکاتب اسلامیہ کو منظم کرنے کے لئے شعبہ دینیات کو 5 افراد کے سپرد کیا گیا۔ (1) شیخ سلطان سیف محمدی (2) شیخ رضوان احمد سلفی (3) شیخ عطاء اللہ محمدی (4) حافظ اشفاق محمدی (5) شیخ محمد یوسف محمدی وغیرہ۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ ان تمام حضرات کو خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔
(مراسلہ نگار : حافظ سلطان سیف محمدی، ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث مالیگاؤں)

خوشخبری

ابو عبیدہ جلال الدین قاسمی (لیکچرر آر ایم پٹیل کالج، دھولیہ) کے ذریعے مہاراشٹر نصاب کی گیارھویں جماعت کی انگریزی کی کتاب ''یووک بھارتی'' کا بہترین اردو ترجمہ چھپ کر اساتذہ اور طلبہ کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے الحمدللہ۔ اب انگریزی گرامر کو معاونِ حافظہ اور اشعار کی شکل میں یاد رکھنے کی نایاب تراکیب سے معمور انگریزی گرامر کی کتاب "Getting Along In English" اور بارھویں جماعت کی انگریزی کتاب ''یووک بھارتی'' کا اُردو ترجمہ بھی ان شاء اللہ جلد منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ اس سال کے جونیئر کالج کے طلباء کے لئے "Shortcut To Success" نامی ایک کتابچے کی بھی تالیف کی گئی ہے جس میں انگریزی کے پرچے میں Writing Skills سے متعلق انتہائی اختصار کے ساتھ اہم نکات اور منظم format بنا کر بتادیا گیا ہے جسے کم وقت میں طلباء انتہائی آسانی کے ساتھ یاد کر کے، بیان کردہ طریقِ کار کے مطابق پرچے میں لکھ کر کل نمبرات (27 مارکس) حاصل کر سکتے ہیں، اس کے ساتھ ہی اس میں اہم گرامر پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے جس سے متعلق 18 مارکس کے سوالات پوچھے جاتے ہیں جن حضرات کو مندرجہ بالا کتابیں مطلوب ہوں وہ اخبار ابصار کے پتے پر ہم سے رابطہ کریں۔ یا دیے گئے نمبرات پر کال یا وھاٹس اپ کریں۔ 9145146672/8657323649

حافظ جلال الدین القاسمی کا انوکھا سہ روزہ دورہ تدریبیہ

عظیم الشان عربی ادارہ جامعہ محمدیہ، رائیدرگ میں 29، 30، 31 جنوری 2017 کو ایک اپنی نوعیت کا ایک نمایاں سہ روزہ دورہ تدریبیہ منعقد کیا جارہا ہے جس میں ہندوستان کے مختلف صوبوں سے تقریباً 500 علماء و طلباء حاضر ہونگے۔ آنے جانے کا A.C. کا کرایہ دیا جائے گا۔ تدریب میں کامیاب ہونے والے دس طلباء کو علی الترتیب 25 ہزار، 20 ہزار اور 15 ہزار کے کمپیوٹر دئے جائیں گے۔ بقیہ شرکاء کو گرانقدر انعامات سے نوازا جائے گا۔ اس میں مدرّب کی حیثیت سے عالمِ اسلام کے عظیم اسکالر حافظ جلال الدین القاسمی تشریف لائیں گے۔ اُنکے ذمّے مندرجہ ذیل مادّے (subjects) ہیں۔

(1) علم النحو کے تمام بنیادی قواعد کی تفہیم
(2) علم الصرف کے تمام بنیادی ضوابط کی تفہیم
(3) علم البلاغۃ کے اہم مقامات کی تفہیم
(4) اصولِ حدیث کے تمام بنیادی مصطلحات کی تفہیم

نوٹ : یہ تدریس نہیں بلکہ تدریب ہے جس میں مدرّب کے ہاتھ میں کوئی کتاب نہیں ہوگی اور تین سال کے کورس کو محض تین دن میں سمیٹنے ایک ممتاز کاوش ہوگی انشاء اللہ۔

یہ ان کا ہی جگر ہے اور یہ اُن کا ہی کلیجہ ہے
جو اپنے زخم رکھتے ہیں تمکدانوں سے وابستہ

تمباکو نوشی عالمی اقتصادیات پر بوجھ اور اموات کی شرح میں اضافے کا باعث

عالمی ادارہ صحت اور امریکہ کے قومی کینسر انسٹیٹیوٹ نے منگل کو شائع کردہ اپنی تازہ مطالعاتی رپورٹ میں کہا ہے کہ تمباکو نوشی عالمی اقتصادیات پر سالانہ ایک کھرب ڈالر سے زائد کے بوجھ کا باعث بن رہی ہے اور اس سے ہونے والی بیماریوں سے اموات کی شرح میں 2030ء تک ایک تہائی اضافہ ہو جائے گا۔ مزید بتایا گیا کہ "ہر سال تمباکو نوشی کے باعث ہونے والی بیماریوں کے علاج پر تقریباً ایک کھرب ڈالر کے اخراجات آتے ہیں۔"

اخبار ابصار ہر ماہ بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے ہمارے وہاٹس اپ نمبر 8657323649 پر اپنا مکمل نام و پتہ انگریزی میں ارسال فرمائیں۔ اور ہمارے جوابی واٹساپ پر ارسال کردہ بینک اکاؤنٹ پر سالانہ زرتعاون (100 روپے) ڈپازٹ کروا کر اطلاع کریں یا ہمارے مندرجہ ذیل پتے پر منی آرڈر کردیں۔ (ادارہ)
Nishat Nagar, Ayesha Nagar Akhbar Absaar , S. NO. 65/3, Plot No.2 , Road, Malegaon(Nashik) 423203

The ABSAAR Monthly Printed, Published and owned by Jalaluddin Mutiullah Quasmi, Printed at ALHUDA OFFSET PRESS at 877 Nishat Road, Islampura, Malegaon(NASHIK) 423203 & Published at S. NO. 65/3,Plot No.2 , Nishat Nagar, Ayesha Nagar Road, Malegaon(NASHIK) 423203 Editor : Jalaluddin Mutiullah Quasmi
EMAIL : absaar.urdu@gmail.com Whatsapp No : +918657323649 (Only for Indian subscribers)